السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قرآن سننے کا ثواب پڑھنے سے زیادہ ہے۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن پڑھنے کا اجروثواب قرآن سننے سے زیادہ ہے ،اگرچہ قرآن کی تلاوت کرنا اور قرآن کا سماع دونوں ہی عمل مستحب اور بہت زیادہ اجروثواب کا باعث ہیں ، لیکن قرآن کی تلاوت کرنا قرآن سننے سے افضل عمل ہے۔ تلاوت قرآن کی افضلیت پر درج ذیل احادیث دال ہیں :

1-ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

مَثَلُ الَّذِي يَقرَأُ القُرآنَ كَالأُترُجَّةِ طَعمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقرَأُ القُرآنَ كَالتَّمرَةِ طَعمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا"

اس شخص کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے سنگترے کی مانند ہے جس کا ذائقہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی پیاری اور جو شخص قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے ،جس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں (صحیح بخاری :5020، صحیح مسلم :797)۔

2-ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر واپس جائے تو اسے تین موٹی حاملہ اونٹنیاں ملیں ؟ ہم نے عرض کیا : جی ہاں ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

« فثلاث آيات يقرؤبهن أحدكم في صلاته خير له من ثلاث خلفات عظام سمان »

''صحیح مسلم ۔ تین آیات جو کوئی نماز میں تلاوت کرتا ہے یہ اس کے لیے تین موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے ۔

3-عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

« من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول الم حرف ولكن ألف حرف ولام حرف وميم حرف »

جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے ، بلکہ الف ایک حرف ،لام الگ حرف اور میم الگ حرف ہے۔ (جامع ترمذی :2910 ،الصحیحۃ :3327)

یہ احادیث دلیل ہیں کہ قراءت قرآن کا ثواب سماعت قرآن سے زیادہ ہے، کیونکہ ان کا تعلق پڑھنے کے ساتھ ہے۔ البتہ تلاوت سننا بھی مستحب فعل ہے اور اس کے استحباب پر درج ذیل روایت دال ہے۔ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود سے کہا :

مجھ پر قرآن تلاوت کرو، انہوں نے عرض کیا : کیا میں آپ پر قرآن پیش کروں جب کہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں اپنے غیر سے سننا پسند کرتا ہوں ، پھر انہوں نے سورہ نساء شروع سے تلاوت کرنا شروع کی اور جب وہ

فَكَيفَ إِذا جِئنا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهيدٍ وَجِئنا بِكَ عَلىٰ هـٰؤُلاءِ شَهيدًا ٤١ سورة النساء

اس آیت پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو دیے۔ صحیح مسلم)۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ کسی معروف قاری وحافظ سے قرآن سننا مستحب فعل ہے اور امام نووی نے اس حدیث پر یہ عنوان قائم ہے

"باب فَضلِ استِماعِ القُرآنِ وَطَلَبِ القِراءَةِ مِن حافِظِهِ لِلاِستِماعِ وَالبُكاءِ عِندَ القِراءَةِ وَالتَّدَبُّرِ "

قرآن سننے ، حافظ قرآن سے قرآن سننے کی فضیلت کا بیان اور قراءت کے وقت رونے اور غوروفکر کا بیان ۔

المختصر قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور سننا دونوں ہی افضل اعمال ہیں لیکن قرآن کی تلاوت کا اجروثواب زیادہ ہے کیونکہ قرآن کی تلاوت کے اجروثواب کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے ، وہ فضیلت سماعت قرآن کے ثابت نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی